السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے لڑکی سے شادی کی جو کنواری اور بالغہ تھی، پھر اس کا ملاپ ہوا تو اس نے اسے کنواری ہی پایا، پھر ان کے ملاپ کو چھ ماہ گزرے تھے کہ لڑکی نے ایک بچے کو جنم دے دیا۔ کیا یہ بچہ اس شوہر کی طرف منسوب ہو گا؟ جبکہ شوہر نے بھی (اپنی صداقت میں) طلاق کی قسم اٹھائی ہے اور کہا ہے کہ یہ میرا صلبی بچہ ہے۔ اور کیا اس طرح سے طلاق ہو جاتی ہے؟ خیال رہے کہ بچہ بالکل کامل الخلقت پیدا ہوا ہے، بلکہ اب تو کئی سال کا ہو چکا ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں، اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر اس لڑکی اور اس کے شوہر کو ملاپ کیے چھ ماہ سے زیادہ گزر چکے تھے اور بچے کی ولادت ہوئی ہے تو یہ ملاپ خواہ ایک لحظہ ہی کے لیے تھا تو یہ بچہ اس شوہر ہی کی طرف منسوب ہو گا۔ اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔ اس طرح کا ایک واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اس واقعہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا تھا کہ اس مختصر مدت میں (چھ ماہ میں) ولادت کا امکان ہے۔ ان کا استدلال اس آیت کریمہ سے تھا:

وَحَملُهُ وَفِصـٰلُهُ ثَلـٰثونَ شَهرًا   ١٥ ... سورة الاحقاف

"بچے کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا اڑھائی سال (تیس ماہ) میں ہوتا ہے۔"

اور فرمایا:

وَالوٰلِدٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ   ٢٣٣ ... سورة البقرة

"اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں۔"

جب اڑھائی سالوں میں دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے تو حمل چھ ماہ کا ثابت ہوا۔ تو ان آیات میں یہی جمع و تطبیق ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت (چھ ماہ) اور رضاعت کی کامل مدت دو سال ہے۔ اگر بالفرض یہ شوہر اس سے انکار بھی کرتا (تو اس کی کوئی حیثیت نہ ہوتی) اور اس قصے میں تو اس نے اس کا اقرار کیا ہے اور اسے اپنا بیٹا کہا ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص کسی مجہول النسب بچے کو اپنی طرف نسبت کرے اور دعویٰ کرے کہ "یہ میرا بیٹا ہے" تو باتفاق مسلمین اسے اس کی طرف منسوب کر دیا جائے گا، بشرطیکہ اس نسبت کا امکان موجود ہو۔ اور اس مذکورہ معاملہ میں جب کسی دوسرے نے اس بچے کا باپ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ہے تو یہ شوہر اپنی قسم میں سچا ہے، وہ کسی طرح جھوٹا نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 492

محدث فتویٰ